36748 ـ كيا بيوى سے مشوره كيا جائے اور اس كى تجاويز سنى جائيں

سوال

بيوى كے ساتھ كس طرح معاملہ كيا جائے آيا اس كى تجاويز سنى جائيں اور اس سے مشوره كيا جائے گا يا نہيں ؟
ميں يہ سوال اس ليے كر رہا ہوں كيونكہ ميرى رائے ہے كہ عورتيں دل سے نصيحت كرتى اور تجاويز پيش كرتى ہيں نہ كہ اپنى عقل سے، اس ليے كس حد تك آدمى كو اپنى بيوى كى نصيحت سننى چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالى نے بيوى كے ساتھ حسن معاشرت كا حكم ديتے ہوئے فرمايا ہے:

اور ان عورتوں كے ساتھ حسن معاشرت اختيار كرو النساء (19).

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى فرمايا ہے:

" تم عورتوں سے حسن سلوك كيا كرو..... چنانچہ عورتوں سے حسن سلوك كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (5186) صحيح مسلم حديث نمبر (1468).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم ميں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں كے ليے بہتر ہو، اور ميں تم ميں سے اپنے گھر والوں كے ليے بہتر ہوں "

سنن ترمذى حديث نمبر (3895) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اس حديث كو صحيح الجامع حديث نمبر (3314) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ بيوى سے مشوره كرنا اور اس كى نصيحت كو سن كر اسے قبول كرنا حسن معاشرت كى تكميل ميں شامل ہوتا ہے، اور اس سے بيوى كى دلجوئى بھى ہوتى ہے، اور اس سے بيوى يہ محسوس كريگى كہ

اس پر بھی اپنے گھر کی اصلاح کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اور وہ بھی اپنے خاندان اور بچوں کی ذمہ دار ہے، خاص کر جب آدمی کو اپنی بیوی کے تجربہ اور حکمت و عقل کا تجربہ ہو، اور وہ دیکھے کہ بیوی معاملات میں بڑی باریك نظر رکھتی ہے، اور جلدباز نہیں، اور نہ ہی وہ جذبات کی رو میں بہنے والوں میں شامل ہوتی ہے.

پھر بیوی سے مشورہ کرنا اور اسے قبول کرنا افضل ہے یا کہ ایسا نہیں یہ چیز موضوع کے اعتبار سے ہوگی جس میں عورت کا مشورہ لیا جائے، اور اس کی نصیحت پر کان رکھا جائے کہ آیا کہیں اس مسئلہ اور موضوع میں اس کی رائے کے پیچھے جذبات تو کارفرما نہیں.

اور پھر خاوند اور بیوی کے حالات مختلف ہونے کی بنا پر بھی یہ چیز مختلف ہوگی کہ وہ کتنا ضبط کر سکتے ہیں.

جب آدمی کے لیے بیوی کی بات اور اس کی رائے رد کرنے میں مصلحت ہو یا پھر بیوی کا مشورہ غلط ہو تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے قبول نہ کرنے میں نرمی سے کام لے، اور بیوی کی رائے کو بےوقوفی مت قرار دے، یا اس کی نصیحت کو ردی نہ کہے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ حسب استطاعت اس سلسلہ میں صحیح وجہ کو سامنے رکھے اور بیان کرے.

آپ صلح حدیبیہ کے واقعہ پر غور کریں کہ اس واقعہ میں کیا ہوا تا کہ آپ کو ایك عقلمند اور حکمت رکھنے والی عورت سے مشورہ کرنے کی قدر و قیمت معلوم ہو سکے، کیونکہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی کہ اس سال واپس چلے جاتے ہیں اور مکہ میں داخل نہیں ہونگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا:

" اٹھو اور قربانی کے جانور ذبح کر دو "

راوی بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ان میں سے کوئی شخص بھی نہ اٹھا، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی حکم دیا، لیکن ان میں سے کوئی بھی شخص نہیں اٹھا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس خیمہ میں تشریف لے گئے اور لوگوں کی جانب سے آپ کو جو کچھ پیش آیا وہ بیان کرنے لگے تو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا:

" اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ایسا کرنا پسند فرماتے ہیں ؟!

تو پھر آپ جائیں اور ان میں سے کسی کے ساتھ بھی کلام مت کریں، بلکہ آپ خود اپنی ہدی کا جانور ذبح کر دیں، اور

سر مونڈنے والے كو بلا كر اپنا سر منڈا ديں "

چنانچہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسا ہى كيا، چنانچہ جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ كام كيا تو باقى لوگوں نے بھى اٹھ كر اپنى ہدى كے جانور ذبح كر ديے "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس حديث ميں مشورہ كرنے كى فضيلت پائى جاتى ہے كہ كسى فاضلہ عورت سے مشورہ كرنا جائز ہے " اھـ

اور آپ موسى عليہ السلام كے قصہ پر بھى ذرا غور كريں كہ اللہ سبحانہ وتعالى نے كس طرح موسى كى فرعون كے گھر ميں پرورش كى، اور آسيہ رضى اللہ تعالى عنہا كا مشورہ كتنا بابركت تھا:

اللہ سبحانہ و تعالى نے اسے بيان كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور فرعون كى بيوى كہنے لگى: اسے قتل مت كرو، يہ ميرى اور آپ كى آنكھوں كى ٹھنڈك ہے، ہو سكتا ہے ہم اسے اپنا بيٹا بناليں اور يہ ہميں فائدہ دے، اور انہيں شعور بھى نہيں تھا القصص (9).

اور اسى سورت ميں مدين كے چشمہ پر دو عورتوں كا قصہ بھى بيان ہوا ہے، ان ميں سے ايك نے اپنے باپ سے كہا:

اے ابا جان يقينا جسے آپ مزدور اور ملازم ركھيں وہ طاقتور اور امانتدار ہونا چاہيے القصص (26).

ديكھيں اس عورت كى عقلمندى كو اور اس كے علم كى فروانى كتنى تھى كہ اسے ملازمت كى اہليت كا كس قدر علم تھا اور كام كاج ميں امانت كى حفاظت كا كتنا شعور ركھتى تھى، اور پھر اس مشورہ كا اس گھر پر كتنى بركت نازل ہوئى تھى.

اللہ سبحانہ و تعالى ہى توفيق دينے والا ہے.

واللہ اعلم .